رجسٹرڈ والیل نمبر ۲۲۹۶

ہر انگریزی ماہ کی ۷-۱۴-۲۱-۲۸ تاریخ کو قادیان دارالامان سے نکلتا ہے

رجسٹرڈ والیل نمبر ۲۲۹۶

بخدمت جناب مہتمم صاحب عام ریویو

(نوٹ) یہ پرچہ بنام (ر)

ریویو

قادیان

ایڈیٹر محمد علی

جلد ۱۵ | قادیان مورخہ ۱۴ مارچ ۱۹۳۱ء مطابق ۲۳ شوال ۱۳۴۹ھ | نمبر ۱

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سلسلہ کی خبریں

(۱) حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ خدا کے فضل و کرم سے بخیر و عافیت ہیں اور موضع راجپورہ سے واپس تشریف لے آئے۔

(۲) ۱۰ مارچ سے امتحان انٹرنس قادیان میں شروع ہو گیا ہے جو تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کے ہال میں ہو رہا ہے۔ دھاریوال ہائی سکول اور آریہ ہائی سکول قادیان کے طلباء بھی اسجگہ امتحان دے رہے ہیں۔ باہر سے آئے ہوئے لڑکوں کی رہائش کیواسطے ہیڈ ماسٹر صاحب تعلیم الاسلام ہائی سکول نے عمدہ انتظام کر دیا ہے۔ اور ہر قسم کی سہولتیں ان کو بہم پہنچائی گئی ہیں۔ سری گوبند پور کے لڑکے بھی آئے ہوئے ہیں۔

(۳) مقتول لیکھرام آریہ مسافر کا نشان جو صداقت اسلام پر اپنی جان دیگیا۔ اس قدر عظیم الشان نشان ہے۔ کہ دنیا جب تک رہیگی اسکو یاد رکھیگی۔ اسلئے میرا ارادہ ہے۔ کہ اس نشان صداقت اسلام اور مسیح موعود علیہ السلام پر ایک مکمل اور مفصل کتاب شائع کروں۔ جو خدا کے فضل سے میں نے تیار کر لی ہے۔ صرف پانسو درخواست آنے پر اس کو طبع کرا دوں گا۔ اس کتاب کا نام۔ "انیسویں صدی کا بلیدان" ہوگا۔ جس کی قیمت اندازاً ایک روپیہ سے زیادہ نہ ہوگی۔ خواہشمند جلد تر صرف درخواست خریداری بھیجدیں۔ تاکہ اس کو طبع کرا کر دنیا میں پھیلایا جاوے۔

قادیان کے مقبول عام زیور،

میں عرصہ دس سال سے قادیان میں زرگری کا کام کرتا ہوں۔ اور اپنے کام میں خدا کے فضل سے پورا پورا ماہر ہوں۔ اور اس عرصہ میں میرے تجربہ سے یہ بات ثابت ہو چکی ہے۔ کہ میرے بنائے ہوئے مندرجہ ذیل زیور مثلاً گلوبند۔ کلپ ڈنڈیاں کانٹے انگوٹھیاں بٹن بہت مقبول ہوئے ہیں۔ جو کہ خالص عمدہ اور خوبصورت مضبوط ہوتے ہیں اور ہر وقت تیار مل سکتے ہیں۔ آپ براہ راست یا کسی معتبر ذریعہ سے جس وقت چاہیں منگا سکتے ہیں۔ آزمائش شرط ہے۔

لعل دین احمدی زرگر نزد مہمانخانہ قادیان
ضلع گورداسپور

پندرہ روپیہ روزانہ کمالو،

پندرہ روپیہ روزانہ کمانا چاہو۔ تو امریکہ جرمنی جاپان انگلینڈ ہندوستان کے تمام مروجہ ۸۶ قسم کے صابون بنانے سیکھ لگلیسرین پیرسوپ کے مانند لکیہ بنانیکی پیتل کی مشین ترکیب صابون کے ہمراہ مفت روانہ کیجاتی ہے۔ بغیر چربی کے بغیر بھی چونے کے بغیر کاسٹک سوڈے کے ایک روپیہ میں دس سیر آٹھ سیر چھ سیر کیجا صابون اور بچا صابون واشنگ سوڈا کرسٹل سوڈا کاسٹک سوڈا اور کھدر کو ولایتی ڈیوں کے لٹھے کے مانند سفید کرنیوالا مصالحہ بیچنگ پوڈر اور کلورین گیس بھی بنانا سکھاتے ہیں۔ غرضیکہ اس فن کی پوری تکمیل ہمارے ذریعہ سے آپ کو ہو جائیگی۔ بذریعہ تحریر محض خط و کتابت سے ذمہ واری کیساتھ ۸۶ قسم کا صابون سکھانیکی فیس بجائے ۸۶ روپیہ کے صرف پندرہ روپیہ گرمشین پر نام پھول پتی کندہ کرانیکی اجرت تین روپیہ علیحدہ ہوگی وی پی کے ہمراہ اگر حسب ذیل مضمون کا اقرار نامہ ہماری طرف سے وصول نہ ہو۔ تو وی پی واپس کر دو۔ اس تحریر کے ذریعہ ہم اقرار کرتے ہیں۔ کہ اگر ہم آپ کو مکمل صابونسازی بذریعہ تحریر نہ سکھا سکے۔ یا اس میں دگنا منافع نہ ہوا یا مرسلہ مشین میں ایک آنس سے ۴ آنس تک کی مکھیہ زین نکلی یا ایکادمی پانچسو روپیہ ماہوار کا صابون نہ بنا سکا۔ تو بذریعہ عدالت پانچسو روپیہ آپ کو ہم سے وصول کرنیکا حق حاصل ہوگا۔ تحریر لکھدی کہ سند رہے۔ اور وقت ضرورت کام آوے۔ العبد ڈاکٹر شفیع احمد بی۔ ایچ ڈی

درخواست کے ہمراہ پانچ روپیہ پیشگی وصول ہوئے بغیر تعمیل نہ ہوگی۔ اگر صابون سازی سیکھنا نہ چاہو۔ تو امریکہ جرمنی فرانس انگلینڈ جاپان کی قیمتی ہر قسم کی دستکاریاں اور بڑے بڑے تجارتی راز انکشاف کرنیوالا رسالہ دستکاری جو ۱۹۱۳ء سے جاری ہے اپنے نام جاری کرالو۔ عام بیکاری کو دور کرنے اور سودیشی تحریک کو تقویت پہنچانے کی خاطر آج کل رسالہ کا سالانہ چندہ پانچ روپیہ کے بجائے تین روپیہ کر دیا ہے۔ تا کہ ہندوستان کے بچہ بچہ کے ہاتھ میں پہنچا دیا جائے۔ ایک سال سے کم کیواسطے جاری نہیں ہوگا۔ اس اعلان کا اثر بیحد ہوگا۔ اس لئے موقوف نہ ہوگا۔ اس وقت فائدہ اٹھانے سے ہی فائدہ ہوگا۔ ایڈیٹر رسالہ دستکاری دہلی۔ ایچ۔ ڈی۔ ایڈیٹر رسالہ دستکاری دہلی۔ اختتام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آہ! لفٹیننٹ محمد ایوب مرحوم

برادرم محمد ایوب خاں صاحب احمدی لفٹننٹ سکنہ بانڈہ مقبل گڑھی حبیب اللہ خاں جو حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی غلامی میں ایام جلسہ میں رہتا تھا۔ اور میں جہاں تک واقف ہوں۔ کہہ سکتا ہوں۔ کہ مرحوم مذکور کی تربیت اور پرورش بھی دار الامان کی تھی۔ مرحوم اپنی زندگی میں احمدیت کا سچا خادم تھا۔ باوجود اس کے کہ آپ کے ساتھ کوئی دوسرا احمدی بانڈہ میں نہ تھا۔ لیکن آپ جماعت مکمل کا کام تنہا سرانجام دیتے تھے۔ آپ کے مخالفین اکثر طبقہ امراء کے تھے۔ لیکن آپ کسی وقت اُن سے نہیں دبے۔ آپ نے احمدیت پیش کرنے میں کبھی تنزل نہیں دکھایا۔ آپ کے چہرہ سے ہر وقت یہ محسوس ہوتا تھا۔ کہ آپ کو کوئی طاقت نہیں دبا سکتی۔ آپ کے حسن اخلاق و توصیف کا جس قدر بیان کیا جاوے کم ہے۔ کیونکہ آپ کو جس طرح زندگی میں شوق تبلیغ تھا۔ اللہ تعالےٰ نے اس سے بڑھکر موت پر نظارہ دکھایا۔ وہ یہ کہ وفات کی خبر ہوتے ہی ضلع ہزارہ کے احمدی و غیر احمدی جوق در جوق آنے شروع ہو گئے۔ اور ۵ مارچ کی صبح دس بجے تک مقام مرحوم پر جمع ہو گئے۔ غیر احمدیوں کی بھی تعداد پانچ چھ صد اور احمدیوں کے ساتھ ستر تک تھی۔ احمدی تو اپنے بھائی کا جنازہ پڑھنے کو آئے تھے۔ لیکن علامہ فضل حق صاحب سکنہ بانڈہ امام مسجد گڑھی حبیب اللہ نے اپنی اخلاقی ہمدردی کا یہ ثبوت دیا۔ کہ جمعیت پانچ چھ صد غیر احمدیوں کے احمدیوں سے پہلے محمد ایوب خاں احمدی مرحوم کا جنازہ بڑے شوق سے ادا کیا۔ جس سے محمد ایوب خاں احمدی کے حسن اخلاق کا ثبوت ظاہر ہے۔ کیونکہ علاقہ ہزارہ میں غیر احمدی علماء میں سے علامہ موصوف نے پہلا ثبوت دیا ہے۔ یہ علامہ فضل حق وہی بزرگ ہیں۔ کہ جن سے مولوی سید سرور شاہ صاحب و مولانا غلام رسول صاحب راجیکی کا مناظرہ گڑھی حبیب اللہ میں ہوا تھا۔ اور اس دفعہ بھی محمد ایوب خاں مرحوم نے مولوی اللہ دتا صاحب احمدی مولوی فاضل کے دورۂ حال پر مناظرہ کا بندوبست کیا تھا۔ کہ محمد ایوب خاں اپنے خدا سے جا ملا۔ مگر احمدی مخلص کی موت نے وہ تبلیغ کی جس کا نمونہ پہلا ہے۔ کیونکہ جن کے ساتھ سلام کرنا کفر سمجھا جاتا تھا۔ اُن کا جنازہ اور جنازہ بھی ایک عالم فاضل نے ادا کیا۔ غیر احمدی احباب کے بعد احمدیوں نے علیحدہ جنازہ پڑھا۔ اور بعد تدفین کے قریب کے احمدی واپس چلے آئے۔ باوجود ان تمام باتوں کے ہم تحصیل مانسہرہ کے احمدیوں کو محمد ایوب خاں کی موت کا سخت رنج ہے۔ اس واسطے کہ آپ کے ہاں کوئی فرزند نہیں۔ ایک لڑکی چار سالہ ہے۔ ایک ان کی والدہ اور ان کی بیوی ہے۔ جن کا بانڈہ میں بجز مخالفوں کے کوئی ہمدرد نہیں۔ کیونکہ محمد ایوب خان والدہ کا اکلوتا بیٹا تھا۔ کل ہی سنا ہے۔ کہ مرحوم کے گھر میں حمل ہے بنا بریں تمام برادران احمدیہ کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ محمد ایوب خاں کی نسل قائم رہنے کے واسطے دردِ دل سے دعا کریں۔ کہ اللہ تعالےٰ مرحوم کی بیوی کو فرزند عطا کر کے والدہ ضعیفہ و بیوی کی تسلی کا موجب بنا دے۔ فی الحقیقت محمد ایوب خاں کا ہم سے جدا ہونا اور بانڈہ سے جماعت احمدیہ کا تعلق کا انقطاع ہونا۔ یہ ایسے واقعات ہیں۔ جن کا ہم احمدیوں کو بہت صدمہ ہے۔ مرحوم اپنی زندگی میں کبھی نماز جمعہ بالاکوٹ اور کبھی مانسہرہ میں ادا کرتے تھے۔ چندہ مانسہرہ میں دیتے تھے۔ لیکن حضرت اللہ دتا صاحب مولوی فاضل جب جنوری حال میں بالاکوٹ آئے۔ تو جماعت کی استدعا پر محمد ایوب خاں کو پریذیڈنٹ مقرر کیا۔ مرحوم دیندار مخلص متقی خوبصورت نوجوان اور احمدیت کا سچا فرزند تھا۔ عید الفطر کا دوگانہ جماعت احمدیہ بالاکوٹ کے ساتھ آپ کی آخری نماز تھی۔ آہ! میں اپنے پیارے ایوب کو کہاں تلاش کروں۔ اب صرف دعا ہی ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ مرحوم کا ہمیں کوئی نعم البدل عطا فرما کر مرحوم کی نسل کو قائم رکھے۔ مرحوم کے واسطے جنازہ غائب ادا کر کے دعا کی جائے۔ کہ اللہ تعالےٰ مرحوم کو غریق رحمت کرے۔ اور منعم علیہ گروہ کے جوار میں جگہ دے۔ اور پس ماندگان کو توفیق صبر دے۔ آمین ثم آمین ؛

(خاکسار فضل کریم بزاز سیکرٹری تبلیغ انجمن احمدیہ بالاکوٹ ضلع ہزارہ)

صلح ہو گئی

ہز اکسلینسی لارڈ ارون اور مہاتما گاندھی یا بالفاظ دیگر حکومت اور کانگریس کے درمیان صلح ہو گئی۔ حکومت اور کانگریس کی طرف سے شرائط صلح کی تفصیلات بھی شائع ہو گئیں۔ تمام ملک نے صلح کی خوشخبری کو نہایت مسرت اور شادمانی کے ساتھ سنا۔ اور ملک سے فتنہ فساد اور ہنگامہ دار و گیر کے ختم ہو جانے پر اطمینان کا سانس لیا۔

ہم حکومت اور کانگریس دونوں کو مستحق مبارک باد سمجھتے ہیں۔ کہ انہوں نے عاقبت بینی سے کام لے کر ملک کی حقیقی خدمت انجام دی ہے۔ اگر لارڈ ارون اور مہاتما گاندھی اب بھی اپنی اپنی ضد پر اڑے رہتے۔ اور محض نام نہاد وقار کے رکھ رکھاؤ کی خاطر بدستور حقیقی مفاد کو نظر انداز کرتے رہتے۔ تو یہ ایک نہایت خطرناک غلطی ہوتی۔ اور ملک کیلئے مزید بدامنی اور تباہی کا پیش خیمہ ثابت ہوتی۔ ملک کی حالت اس یکسالہ ہنگامہ سے اس درجہ سقیم ہو چکی تھی۔ کہ اب نہ تو اس میں کانگریس کا ساتھ دینے کی شکت باقی رہی تھی۔ اور نہ حکومت کی مدافعانہ تدبیروں کے برداشت کرنے کی طاقت۔

حکومت کی رواداری

مصالحت کی تفصیلات پر سرسری نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ حکومت نے جس عظیم الشان رواداری سے کام لیا ہے۔ اور ملک میں امن و امان قائم کرنے کیلئے جو زبردست اقدام کیا ہے! برطانی ہند کی تاریخ میں اسکی نظیر ملنی ناممکن ہے۔ حکومت کے اس روادارانہ اقدام کو بعض لوگ اسکی شکست سے تعبیر کرتے ہیں۔ لیکن ہمارے خیال میں یہ اسکی زبردست اخلاقی اور سیاسی فتح ہے۔ وہ مقصد جسے قید و بند۔ تشدد اور مختلف قانونی حربوں سے حاصل نہ کیا جا سکا تھا۔ لارڈ ارون کی نیک نیتی اور حکومت کی دانشمندی سے بڑی آسانی کے ساتھ حاصل ہو گیا۔ تحریک سول نافرمانی بھی بند کر دی گئی۔ عدم ادائیگی ٹیکس کی تحریک بھی روک دی گئی۔ سول نافرمانی کی حمایت کرنا بھی ممنوع قرار پا گیا۔ اور موقعہ ہے۔ کہ آئندہ ملک اور حکومت دونوں اس سے فائدہ اٹھائیں۔ کانگریس کو اگر انصاف سے دیکھا جائے۔ تو یہ حکومت کے بہت سے مطالبات بھی پورے کر دیئے گئے۔ خود اس کی تفصیلات کو اگر کانگریس کے نیز کانگریس کی شرکت یا عدم شرکت سے قطع نظر مسلمان بھی ہوشیار ہو جائیں۔ اور مسلمان بھی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم ط

فاروق

قادیان دارالامان مورخہ ۱۴ مارچ ۱۹۳۱ء

کلام الامام

(از مسیح موعود علیہ السلام)

نکتہ چینوں کیلئے ہدایت
اور
واقعی غلطی کی شناخت کیلئے
ایک معیار

اکثر صدہا نکتہ چین خاصکر شیخ محمد حسین صاحب بٹالوی جو ہماری عربی کتابوں کو عیب گیری کی نیت سے دیکھتے ہیں۔ بباعث ظلمت تعصب کاتب کے سہو کو بھی غلطی کی مد میں داخل کر دیتے ہیں۔ لیکن درحقیقت ہر ایک صرفی یا نحوی غلطی صرف وہی ہوگی جس کی مخالف صحیح طور پر ہماری کتابوں کے کسی اور مقام میں نہ لکھا گیا ہو۔ مگر جبکہ ایسا مقام میں کسی اتفاق سے غلطی ہو۔ اور وہی ترکیب یا لفظ دوسرے ۱۰ یا بیس ۲۰ یا پچاس ۵۰ مقام میں صحیح طور پر پایا جاتا ہو۔ تو اگر انصاف اور ایمان ہے۔ تو اس کو سہو کاتب سمجھنا چاہیئے۔ نہ غلطی۔ حالانکہ جس جلدی سے یہ کتابیں لکھی گئی ہیں۔ اگر اس کو ملحوظ رکھیں۔ تو اپنے ظلم عظیم کے قائل ہوں۔ اور ان تالیفات کو خارق عادت سمجھیں۔ غریب کے سوا کسی بشر کا کلام سہو اور غلطی سے خالی نہیں۔ بٹالوی صاحب نے قائل ہیں۔ کہ لوگوں نے امراء القیس اور حریری کی بھی غلطیاں نکالی ہیں مگر کیا ایسا شخص جس نے اتفاقاً ایک غلطی پکڑی حریری یا امرء القیس کے مرتبہ پر شمار ہو سکتا ہے۔ ہرگز نہیں نکتہ آوری مشکل ہے۔ اور نکتہ چینی ایک ادنیٰ استعداد کا آدمی بلکہ غبی محض کر سکتا ہے۔ ہماری طرف سے حمامۃ البشریٰ اور نور الحق کے بالمقابل رسالہ لکھنے کے لئے اخیر جون ۱۸۹۴ء تک مہیا تھی۔ وہ گذر گئی۔ مگر کسی مولوی نے بالمقابل رسالہ لکھنے کی غرض سے انعام جمع کرانے کے لئے درخواست نہ بھیجی۔ اور اب وہ وقت جاتا رہا۔ ہاں انہوں نے نکتہ چینی کے لئے جو ہمیشہ نالائق اور حاسد طبع لوگوں کا شیوہ ہے۔ بہت ہاتھ پیر مارے۔ اور بعض خوش فہم آدمی چند سہو کاتب یا کوئی اتفاقی غلطی نکال کر انعام کے امیدوار ہوئے۔ اور ذرہ آنکھ کھول کر یہ بھی نہ دیکھا۔ کہ فی غلطی انعام دینے کے لئے یہ شرط ہے کہ ایسا شخص اوّل بالمقابل رسالہ لکھے۔ ورنہ حاسد نکتہ چیں جو اپنے ذاتی سرمایہ علمی کچھ بھی نہیں رکھتے دنیا میں ہزاروں بلکہ لاکھوں ہیں۔ کس کس کو انعام دیا جائے۔ چاہیئے کہ اوّل مثلاً اس رسالہ سر الخلافہ کے مقابل پر رسالہ لکھیں۔ اور پھر اگر ان کا رسالہ غلطیوں سے خالی نکلا۔ اور ہمارے رسالہ کا بلاغت فصاحت میں ہم پلہ ثابت ہوا۔ تو ہم سے علاوہ انعام بالمقابل رسالہ کے فی غلطی دو روپیہ بھی لیں جس کے لئے ہم وعدہ کر چکے ہیں۔ ورنہ یوں ہی نکتہ چینی کرنا حیا سے بعید ہوگا۔ والسلام علےٰ من اتبع الھدیٰ۔

(خاکسار غلام احمد) (ٹائیٹل سر الخلافہ)

ضروری نوٹس

جن خریداران کا چندہ اس ماہ میں فاروق ختم ہوگا۔ انکے نام اپریل کے پہلے ہفتہ میں وی پی بھیجا جائیگا۔ اگر کوئی صاحب اس وقت وی پی وصول کرنا نہ چاہیں۔ یا آئندہ خریداری پسند کریں ۲۸ مارچ سے پہلے دفتر فاروق کو اطلاع کر دیں۔ تاکہ انکے

اتمام الحجۃ علی المخالفین

جو لوگ مسلمانوں میں سے فقراء کہلاتے ہیں۔ اور مشائخ اور صوفی بنے بیٹھے ہیں۔ اگر وہ اب بھی اس باطل عقیدہ سے باز نہ آویں۔ اور ہمارے دعوی مسیحیت کے مصدق نہ ہو جائیں۔ تو طریق سہل یہ ہے۔ کہ ایک مجمع مقرر کر کے کوئی ایسا شخص جو میرے دعوی مسیحیت کو نہیں مانتا۔ اور اپنے تئیں ملہم اور صاحب الہام جانتا ہے مجھے مقام بٹالہ یا امرتسر یا لاہور میں طلب کرے۔ اور ہم دونوں جناب الٰہی میں دعا کریں۔ کہ جو شخص ہم دونوں میں سے جناب الٰہی میں سچا ہے۔ ایک سال میں کوئی عظیم الشان نشان جو انسانی طاقتوں سے بالاتر اور معمولی انسانوں کی دسترس سے بلند تر ہو۔ اس سے ظہور میں آوے۔ ایسا نشان کہ جو اپنی شوکت اور طاقت اور چمک میں عام انسانوں اور مختلف طبائع پر اثر ڈالنے والا ہو۔ خواہ وہ پیشگوئی ہو۔ یا اور کسی قسم کا اعجاز ہو۔ جو انبیاء کے معجزات سے مشابہ ہو۔ پھر اس دعا کے بعد ایسا شخص جس کی کوئی خارق عادت پیشگوئی یا اور کوئی عظیم الشان نشان ایک برس کے اندر ظہور میں آجائے۔ اور اس عظمت کے ساتھ ظہور میں آئے جو اس مرتبہ کا نشان حریف بالمقابل سے ظہور میں نہ آسکے۔ تو وہ شخص سچا سمجھا جائیگا۔ جس سے ایسا نشان ظہور میں آیا۔ اور پھر اسلام میں سے تفرقہ دور کرنے کے لئے شخص مغلوب پر لازم ہوگا۔ کہ اس شخص کی مخالفت چھوڑ دے۔ اور بلا توقف اور بلا تامل بیعت کرلے۔ اور اس خدا سے جس کا غضب کھا جانے والی آگ ہے ڈرے۔ اور بایں ہمہ یہ شرط بھی ہوگی کہ مجلس کے انعقاد سے دس دن پہلے بذریعہ چھپے ہوئے اشتہار کے مجھکو خبر کر دیجائے۔ کہ ان تینوں مقامات متذکرہ بالا میں سے فلاں مقام اور نیز فلاں تاریخ اور وقت اس کام کے لئے تجویز کیا گیا ہے۔ اس اطلاع دہی کے اشتہار پر بیس معزز اور نامور علماء اور شہر کے رئیسوں کے دستخط ہونے چاہئیں۔ تا ایسا نہ ہو۔ کہ کوئی سفلہ محض ہنسی اور شرارت سے ایسا اشتہار شائع کر دے اور نیز یہ ضروری ہوگا۔ کہ اس دعا کے بعد اگر کوئی نشان پیشگوئی کی قسم میں سے کسی پر ظاہر۔ تو وہ پیشگوئی بذریعہ کسی اشتہار مطبوعہ کے شائع

(بقیہ بر ورق متصل صفحہ ۲۲ کالم ۳)

اخبار بدر قادیان دارالامان مورخہ ۱۴ مارچ ۱۹۳۱ء
نمبر ۴۵ جلد ۱۵
Digitized by Khilafat Library Rabwah

پیغامی مشن

مجدد کامل پر سرسری نظر

(۳)

خواجہ صاحب کے ایڈیٹوریل نوٹ کی منزلیں

میں پہلے مضمون میں مختصراً بتا چکا ہوں۔ کہ قبلہ خواجہ صاحب بجائے مکاشفات کی صحیح تعمیل کرنیکے اپنے حالات حاضرہ کے ماتحت الٹی راہ اختیار کرنے پر مجبور ہوئے ہیں۔ چاہیئے تو یہ تھا۔ کہ حضرت مرزا صاحبؑ کے اصل حالات کو جس کو اپنی سابقہ ۱۵ سالہ مدت میں سم قاتل سے موسوم کر کے مخفی رکھتے رہے۔ اب بیباکانہ دہل دنیا پر کھول کھول کر بیان کرتے۔ اور اس دھندلاہٹ اور غبار کو دور کرنے کی مسلسل کوشش کرتے۔ جس سے ان کی حصول ہر دلعزیزی کے مدعا کے ماتحت حضرت صاحبؑ کے اصل حالات دنیا کی نگاہ میں غبار آلودہ ہو چکے ہیں۔ مگر بدقسمتی۔ غالباً اپنے نادان اور کوتہ اندیش مشیروں کے کہنے میں آکر پھر اسی خودغرضانہ مصالح دنیتی میں مبتلا ہو گئے۔

خواجہ صاحب کی غلط بیانی

اس غلطی کے ارتکاب کو نبھانے کے لئے بعض مقامات پر حضرت خواجہ صاحب کی قلم سے خلاف واقعہ باتیں ایسی بھی نکل گئی ہیں۔ جو ایک مذہبی حیثیت کے لیڈر کہلانے والے انسان کی شان کے شایاں نہیں۔ مثلاً خواجہ صاحب نے "مجدد کامل" کے صفحہ ۳۹ پر رقم فرمایا ہے۔

"سنہ ۱۹۱۰ء حضرت میاں محمود احمد صاحب کے نام پر قادیان سے ایک رسالہ نکلا۔ جس میں لکھا گیا۔ کہ مسلمان وہی ہے۔ جو حضرت مرزا صاحبؑ کے دعوٰی کو قبول کرے۔ یہ رسالہ پانچ ہزار کی تعداد میں شائع ہوا۔ لیکن کہا جاتا ہے۔ کہ حضرت حکیم صاحب (خلیفہ اوّل) نے اپنے سامنے اس کی کل کاپیاں منگوا کر جلا دیں"

ناظرین کرام! متذکرہ بالا چار فقروں میں خواجہ صاحب کی قلم سے تین جھوٹے اور بالکل خلاف واقعہ باتیں لکھی گئیں۔ اوّل یہ کہ مسلمان وہی ہے۔ جو حضرت مرزا صاحبؑ کے دعوٰی کو قبول کرے۔ حالانکہ اس رسالہ کا نام یہ ہے۔ کہ "مسلمان وہی ہے جو سب ماموروں کو مانے"۔ اتنی معمولی معمولی باتوں میں بھی خواجہ صاحب کی قلم دھوکا کھانے سے نہیں چوکتی۔

اسی طرح دوسرا جھوٹ کہ "وہ رسالہ پانچ ہزار شائع ہوا"۔ یہ بھی خلاف واقعہ ہے۔ رسالہ اپنی حسب معمول تعداد میں ایک ہزار شائع ہوا۔ تیسرے یہ کہ حضرت خلیفہ اوّل نے اس رسالہ کی کل کاپیاں منگوا کر جلا دیں"۔ اور یہ اس قدر کھلم کھلا اور نہ پچنے والا جھوٹ ہے۔ کہ جس کی نظیر شاذ ہی کہیں مل سکے۔ حالانکہ اگر حضرت خواجہ صاحب اپنے نادان مشیر کا اعتبار نہ کر کے تھوڑی سی تکلیف اٹھا لیتے۔ اور اصل رسالہ جو حضرت خواجہ صاحب کی لائبریری میں یا قبلہ محمد علی صاحب کی میز پر رکھا ہوا ہوگا۔ نکال یا منگا کر اس کا صفحہ اوّل ہی ملاحظہ فرما لیتے۔ تو اس کے دیباچہ میں یہ لکھا ہوا مطالعہ سے ضرور گذرتا:۔

"چونکہ حضرت خلیفۃ المسیح رضؓ (بقول خواجہ صاحب حضرت حکیم صاحب) کا فتوٰی بھی ضروری تھا۔ اس لئے یہ مضمون بہ تمام و کمال آپؓ کو دکھایا گیا۔ اور آپؓ نے تحریر فرمایا ہے۔ کہ **مجھے اس مضمون سے مخالفت نہیں اور ہرگز مخالفت نہیں** اور تحریر فرمایا ہے۔ کہ **اسے چھاپ دو**"

پس خواجہ صاحب کا حضرت خلیفہ اوّلؓ کے ایسے صاف اور صریح ارشاد کی موجودگی میں اپنے کسی موہومی یا صدری علم کی بناء پر اس رسالہ کے متعلق یہ لکھنا کہ:۔

"حکیم صاحب نے اس کی کل کاپیاں اپنے سامنے منگوا کر جلا دی تھیں"

کس قدر سیاہ جھوٹ ہے۔ جو شخص ایسے ادنیٰ ادنیٰ امور میں اس قسم کی پرگناہ جرأت کر سکتا ہے۔ تو اہم امور میں اس سے کیا کچھ بعید نہیں۔ کس قدر حیرت اور تعجب خیز امر ہے۔ کہ حضرت خلیفہ اوّلؓ تو اس رسالہ کے متعلق یہ لکھیں۔ کہ:۔

"مجھے اس مضمون سے مخالفت نہیں۔ اور ہرگز مخالفت نہیں۔ اسے چھاپ دو"

مگر قبلہ خواجہ صاحب جیسا مقرر اور محرر ادیب اس کے یہ معنے ظاہر کرے۔ کہ گویا اس سے مراد یہ ہے۔ کہ:۔

"اس رسالہ کی کل کاپیاں جلا دی گئیں۔ اور حضرت خلیفہ اوّل اس رسالہ کے سخت مخالف ہیں"

العیاذ باللہ ؎

ببیں تفاوت رہ از کجاست تا بکجا

ممکن ہے۔ کہ حضرت خواجہ صاحب اس قسم کی صریح دھوکہ دہی اور مغالطہ خورانی کو اپنی عادت ثانیہ اور عمر بھر کی پریکٹس کے ماتحت جھوٹ سے تعبیر نہ کریں۔ مگر برائے خدا ناظرین کرام! آپ ہی انصاف لگتی کہیں۔ کہ اسلامی دنیا میں ایسی قبیح حرکت کو بت پرستی اور رجس نجاست کی ذیل میں دکھا کر مسلمانوں کو ہر ممکن سے ممکن رنگ میں محفوظ رہنے کی تلقین فرمائی گئی ہے۔ یا نہ۔ پھر خصوصاً طبقہ مبلغین جن کے قول و فعل حرکت و سکون کے لئے زبان سے متفق ہونا از بس ضروری ہے۔ ان کو تو قرآن کریم میں ہدایت ہے۔ ولتکن امۃ یدعون الی الخیر و یامرون بالمعروف و ینھون عن المنکر

پیغام بلڈنگ کے ساکنین پر افسوس

پس یہ کس قدر افسوس کا مقام ہے کہ احمدیہ بلڈنگ میں خواجہ صاحب بیٹھ کر رسالہ "مجدد کامل" زیب رقم فرماویں۔ اور اس میں اس قدر صریح اور کھلی دروغ بافی سے کام لیا جاوے۔ مگر ساری احمدیہ بلڈنگ کے چھوٹے بڑوں میں سے ایک بھی رجل رشید ایسا نہ ہو۔ جو خواجہ صاحب کو اتنے بڑے غلیظ جھوٹ کے ارتکاب سے باز رکھے۔ اور پھر اس کذب بھرے رسالہ کو قبلہ محمد علی صاحب امیر احمدیہ بلڈنگ بھی جزءاً و کلاً مطالعہ فرمالیں۔ مگر ان کی قلم صداقت رقم کو اس کذب صریح کے اظہار میں ذرا بھی جنبش نہ ہو۔ کہ وہی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس "لاڈلے" بزرگ کو جتلادیں۔ کہ قبلہ اڈلے صاحب! میں بھی وہ ہوں۔ کہ "حکیم صاحب قبلہ" میری شان میں فرمایا کرتے تھے۔ کہ ؎

تو بیا کہ زندہ مانم

تم تو باہر کی ڈیوٹی پر متعین تھے۔ مگر میں ان دنوں جبکہ میاں صاحب نے یہ مضمون شائع کیا تھا قادیان میں اندرونی طور پر خاص فرائض پر متعین تھا۔ یہ مضمون حکیم صاحب قبلہ کی پسندیدگی کے بعد شائع ہوا تھا۔ قبلہ حکیم صاحب اس مضمون کے شائع ہونے کے بعد قریباً تین سال تک زندہ رہے۔ انہوں نے کبھی ایک لفظ بھی اس مضمون کی مخالفت میں نہیں کہا۔ اس کی کاپیاں جلا دینا تو بہت بڑی بات ہے۔ پھر اس مضمون کو میں نے اپنی دنوں لفظ بلفظ پڑھا۔ میں بھی جو تم جیسے اکابر میں سے ایک تھا۔ اور ہوں۔ اس کی مخالفت میں ایک لفظ نہیں لکھ سکا۔ اور نہ ہی خواجہ صاحب تم "حکیم صاحب قبلہ" کی حین حیات میں کھلم کھلا اس مضمون کی مخالفت میں کچھ لکھ سکے۔ اور پھر بڑا غضب تو یہ ہوگیا۔ کہ اسی مضمون کے شروع ہی میں اسی وقت کے یہ فقرے لکھے ہوئے موجود ہیں:۔

"کہ یہ مضمون حضرت خلیفہ اوّل کو تمام و کمال دکھایا گیا۔ اور حضرت خلیفہ اوّل نے تحریر فرمایا۔ کہ مجھے اس مضمون سے مخالفت نہیں۔ اور ہرگز مخالفت نہیں۔ اسے چھاپ دو"

قبلہ خواجہ صاحب! "مجدد کامل" رقم فرماتے وقت کم از کم اس موقعہ پر تو اصل مضمون بچشم خود ملاحظہ فرمالیتے۔ ارے فاسد صدری علم کی بنا پر جو ہمیشہ ہمارے لئے ٹھوکر کا باعث بنتا رہا ہے بنائے فاسد رکھنا دونو عام کی رسوائی سے بہتر ہے۔

امیر پیغام کی کارستانی

پس ایسے صریح اور بیّن اور مضبوط ثبوت کے ہوتے ہوئے آپ کا یہ لکھ دینا کہ قبلہ حکیم صاحب نے کاپیاں جلا دیں امر واقعہ کے لحاظ سے قطعاً قطعاً جھوٹ ہے۔ اس میں کچھ شک نہیں۔ کہ اپنے ڈیفنس کے لئے بالخصوص میاں ..... کی مخالفت میں مصلحت آمیز دروغ سے میں بھی اکثر کام لے لیا کرتا ہوں۔ چنانچہ پچھلے ایام میں تبدیلی عقیدہ کے بھاری بھرکم کو سر کانے کے لئے اسی دلفریب گر سے میں نے کام لیا۔ اور جھٹ سات حوالے ریویو ۱۹۰۴ء میں سے نکال کر میں نے پیش کر دیئے۔ جو اگرچہ نہ لفظاً نہ معناً میرے مطلب کو حل کر سکتے تھے۔ مگر چونکہ ان میں مجدد وقت کی صفات وغیرہ کے متعلق اشارات تھے اسلئے میں نے ان اشارات سے ناجائز فائدہ اٹھانے کی خاطر آپ کی طرح گول مول الفاظ میں عمداً یہ لکھ دیا۔ کہ ان حوالوں میں سے "بعض تحریریں میری ہیں" حالانکہ وہ ساری عبارتیں حضرت مرزا صاحبؑ کی کتابوں اور تقریروں میں سے تھیں۔ مگر چونکہ وہ ریویو میں شائع ہوئی تھیں۔ بدیں خیال میرے سادہ لوح نفس نے مجھے یہ دھوکا دیا۔ کہ اس طرح میں قادیانیوں کو چپ کرا لونگا کیونکہ وہ بھی جب دیکھیں گے۔ کہ یہ سارے حوالے ریویو ۱۹۰۴ء میں واقعی شائع شدہ ہیں۔ اور بہت ممکن ہے کہ وہ میرے اوپر بیجا حسن ظنی سے کام لے کر ان کی جانچ پڑتال نہ کریں۔ اور آمنا و صدقنا کہدیں۔ مگر اب مصیبت آکے یہ پڑی ہے۔ کہ ان نیک بختوں نے اپنی حسب عادت ان ساتوں حوالوں کی پڑتال کر کے پبلک کے سامنے یہ ثابت کر کے دکھلایا ہے۔ کہ ان ساتوں حوالوں میں سے میری قلم کا لکھا ہوا ایک حوالہ بھی نہیں۔ اور ساتوں کے ساتوں حضرت مرزا صاحبؑ کی تصنیفات و تقریرات طیبہ میں سے ہیں۔ اور میرا یہ جملہ کہ "بعض ان میں میری تحریریں ہیں"۔ کذب صریح اور دروغ بافی ثابت ہو گیا ہے۔ اور میں ایک اور دلدل میں پھنس گیا ہوں۔ اور لینے کے دینے پڑ گئے ہیں۔

امیر پیغام کی مجدد کامل پر رائے

افسوس کہ قبلہ حکیم صاحب نے بجائے مذکرہ بالا صاف اور سچا بیان شائع کرنیکے "مجدد کامل" پر لکھا تو یہ کہ:۔

"عقائد کے متعلق جس قدر ذکر فریق قادیان اور فریق لاہور کے اختلاف کا ہے۔ وہ تو بلاشبہ تبلیغ کے لئے ضروری تھا۔ لیکن جو چند دوستوں میں تبلیغ کے طریق کار کے متعلق اختلاف تھا۔ اسے کتاب میں لانا اور پھر بعض جگہ نامناسب الفاظ میں انجمن اور اس کے کاموں کی طرف اشارہ کرنا بہت احباب کے لئے رنج کا موجب ہوا۔ میں سمجھتا ہوں کہ خواجہ صاحب کی طویل بیماری ایک حد تک ان امور کا موجب ہے۔ لیکن کیا اچھا ہوتا کہ مطبع میں بھیجنے سے پیشتر وہ مسودہ پر کسی اور کی نظر ڈلوا لیتے" (پیغام ۲۷ جنوری ۳۱ء)

ناظرین کرام! اسی قسم کی جھونڈی تقسیم کے حق میں قرآن کریم فرماتا ہے۔ تلک اذاً قسمۃ ضیزی مطلب یہ ہے۔ کہ قادیانیوں کے متعلق جو کچھ قبلہ خواجہ صاحب کی قلم سے جھوٹ سچ نکل گیا ہے۔ وہ تو قبلہ امیر کے نزدیک ضروری تھا۔ اور قادیانیوں کے خلاف خواجہ صاحب کا قلم چلتے وقت طویل بیماری سے محفوظ تھا۔ مگر جونہی خواجہ صاحب کا قلم پیغام بلڈنگ کے چند دوستوں کی پوری کی پوری انجمن کے خلاف چلنا شروع ہوا۔ اس وقت وہ طویل بیماری کے اثر کے نیچے دب گیا۔ اور ایسے الفاظ نکل گئے۔ جن کی وجہ سے "مجدد کامل" کی ساری کی ساری کاپیاں مطبع میں جانے سے پیشتر کسی اور کو دکھانی ضروری ہو گئیں۔ اسی کو کہتے ہیں۔ ناداں دوستی پہلے قبلہ خواجہ صاحب جیسے اہل قلم اور اہل زبان کے مضمون پر نظر ثانی کرنیکی حیثیت رکھنے والا انسان تو کوئی پیغام بلڈنگ والے پیدا کر لیں۔ بلکہ میں تو کہتا ہوں۔ کہ ایک رنگ میں قبلہ محمد علی نے خواجہ صاحب کی یہ لکھکر توہین کی ہے۔ کہ یہ چھپنے سے پیشتر خواجہ صاحب اپنے مضمون پر کسی اور سے نظر ڈلوا لیتے"۔ اسی نظر ڈلوانے کے بندھنوں سے تو قبلہ خواجہ صاحب اور آپ جیسے بزرگوں نے قادیان سے نجات حاصل کی۔ اب پھر وہی کانٹی خواجہ صاحب پر ڈالنے لگے ہو۔ خدارا خوف کرو۔ آنچہ بر موئے ..... بر دیگراں ہم مپسند۔ تم کس برتے پر حضرت خواجہ کو اس پابندی پر مجبور کر سکتے ہو۔ البتہ اگر محمد علی صاحب کی خواجہ صاحب سے صحیح ہمدردی اور اخلاص ہوتا۔ تو یوں رقم فرماتے۔ کہ میاں صاحب کے مضمون کے متعلق لکھتے وقت کہ حکیم صاحب قبلہ نے میاں صاحب کے مضمون پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رسالہ کی "ہزاروں کاپیاں جلوادیں"۔ ہم سے دریافت کر لیتے۔ یا کم از کم اس حصہ مضمون ہی پر میری نظر ڈلوا لیتے۔ تو آج تم کو میری طرح قادیانیوں سے اس طرح خطرناک طور پر خفت نہ اٹھانی پڑتی۔ ایک طرف قادیانی میرا یہ جھوٹ کھول رہے ہیں۔ کہ میں نے ان کو یہ دھوکا دیا۔ کہ حضرت صاحبؑ کی تحریرات کے متعلق میں نے لکھدیا۔ کہ وہ میری تحریریں ہیں۔ اور اب دوسری طرف تم نے یہ غضب ڈھایا۔ کہ خلاف واقعہ لکھدیا۔ کہ حکیم صاحب قبلہ نے میرا مضمون کاٹ چھانٹ جلوادیا تھا۔ جبکہ اس مضمون کے شروع میں یہ لکھا ہوا موجود ہے۔ کہ حضرت خلیفہ اوّل نے بڑے شد و مد سے لکھا۔ کہ:۔

"مجھے اس مضمون سے مخالفت نہیں۔ اسے چھاپ دو"

میاں صاحب تمہاری طرح ناعاقبت اندیش نہیں تھے انہوں نے ہمارا ناطقہ بند کرنے کے لئے پہلے ہی عقلمندی سے قدم اٹھایا۔ مضمون لکھا اور خلیفہ اوّل کو تمام و کمال پڑھایا اور اس مضمون کے نیچے خلیفہ اوّل ہی کی قلم سے پسندیدگی نامہ اور اجازت کا پروانہ لکھوایا۔ اور پھر اس کو چھپوایا اور ہیلک میں تقسیم کر دیا۔ اور ہم میں سے کسی کو اس کی مخالفت کا خیال تک نہ آیا۔ پس اب تو ہم دونوں کا یہ حال ہے۔ کہ

ہم بزبان حال و قال یہ کہیں ؎

آ عندلیب مل کے کریں آہ و زاریاں
تو ہائے گل پکار میں چلاؤں ہائے دل

معزز ناظرین! اندریں حالات آپ قبلہ خواجہ صاحب کی تصنیف "مجدد کامل" کا اندازہ لگا سکتے ہیں۔ کہ جس کتاب میں اتنے بڑے کھلے جھوٹ بولنے سے بھی دریغ نہ کیا گیا ہو اس کتاب کی اہل بصیرت اور اہل انصاف کی نظروں میں کیا وقعت ہو سکتی ہے۔ نہ صرف کتاب کی بلکہ مصنف کتاب کی۔ کسقدر عزت قائم رہ سکتی ہے۔ پھر وہ مصنف کتاب کوئی معمولی دنیاوی یا پولٹیکل وکیل یا لیڈر نہیں۔ بلکہ اب وہ اپنے تئیں ایک طرح کا مذہبی نہیں بلکہ اسلامی مشنری اور مبلغ اور لیڈر کی حیثیت سے دنیا میں پیش کر رہا ہے ؎

لباس کن ز گلستان ما و بہار ما

امیر پیغام کے نام کھلی چٹھی

میرے مکرم میرے ہمنام مولوی صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ قادیان میں ۲۵ رمضان المبارک کے جمعہ پر اس قدر اجتماع ہوا۔ کہ باوجود مسجد اقصیٰ کے اس قدر کھلا ہونے کے ایک دوسرے کی پیٹھوں پر سجدے ہوئے۔ اور ارد گرد کے کوٹھے بھرے پڑے تھے۔ اس وقت میرے سامنے ایک نقشہ آگیا۔ کہ ایک موقعہ پر جبکہ آپ اسی مسجد کو کھلا کروا رہے تھے۔ میں نے آپ کی خدمت میں عرض کیا تھا۔ کہ میرا نام بھی محمد علی ہے۔ مجھے ہمنام ہونے کی وجہ سے بھی آپ سے محبت ہے۔ اپنی دعاؤں میں مجھے یاد فرمایا کریں۔ یہ واقعہ یاد آکر مجھے سخت افسوس ہوا۔ کہ آج جو اس مسجد کے کھلا کروانے میں حصہ لے رہا تھا۔ وہ کسی اپنی اندرونی حرکت کی وجہ سے اس پاک جگہ سے علیحدگی اختیار کئے بیٹھا ہے۔ ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ ھدیتنا وھب لنا من لدنک رحمۃ انک انت الوھاب۔

مولوی صاحب! آپ نہیں سمجھ سکتے۔ کہ آپکی نسبت میرے اندر کیا درد ہے۔ میں گو آپ کے عمل کو اپنے سخت خلاف پاتا ہوں۔ مگر آپ کی خدمت میں براہ راست ہی عرض معروض کرتا رہا ہوں۔ اور کسی اخبار کے ذریعہ آپ کو تکلیف نہیں دی۔ حتیٰ کہ پچھلے دنوں میں نے اپنا بڑا وقت صرف کر کے بوساطت اپنے بڑے بھائی ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب کے بدولہی سے رجسٹری کروا کر بھی ایک عریضہ خدمت والا میں ارسال کیا۔ مگر آپ نے اس کے جواب سے بھی محروم ہی رکھا۔ حالانکہ بھائی عبدالرحمٰن صاحب موصوف اپنے آپ کو آپ کے والد قرار دیتے ہیں۔ آپ کے جواب نہ دینے کی وجہ سے اب مجھے بذریعہ اخبار عرض کرنا پڑا۔ افسوس کرتا ہوں۔ کہ آپ نے میرے اس طرز تحریر کی کچھ قدر نہیں کی۔

مولوی صاحب! میں نے آپ کی تحریروں میں ریویو [illegible] آپ کی طرف سے اور اپنے معاونین بزرگان اور ممبران سلسلہ مثلاً مولوی سید محمد احسن صاحب امروہی۔ ڈاکٹر بشارت احمد صاحب۔ خواجہ کمال الدین صاحب۔ ڈاکٹر سید محمد حسین صاحب وغیرہ کی طرف سے مسیح موعودؑ کی نبوت ثابت کرنیکے متعلق سینکڑوں کی تعداد میں مضامین پڑھے ہیں۔ نیز میں نے مسیح موعودؑ کی تصانیف میں اولاد کی بشارات کو ۳۲ مقامات کے علاوہ ۶ مقام آپ کی طرف سے پڑھے ہیں۔ جن میں آپ نے حضرت مسیح موعودؑ کی ان بشارات کو حضرت میاں محمود خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے پاک وجود پر چسپاں فرمایا ہوا ہے۔ بلکہ آپ نے سلسلہ عالیہ کے حق پر ہونے اور بہاء اللہ کے ناحق پر ہونے پر ایک ایسی دلیل تحریر فرمائی ہے۔ جس سے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی خلافت سے سلسلہ عالیہ کا برحق ہونا ثابت ہوتا ہے۔ اور وہ بجنسہٖ ذیل میں نقل کرتا ہوں:۔

"بہاء اللہ کی اس سے بڑھ کر ناکامی اور کیا ہوگی کہ اس کا بیٹا جو اس کی جگہ پر خلیفہ ہوا۔ اس کے مذہب کا شیانا ماس کر رہا ہے۔ سچ ہے کلمۃ طیبۃ کشجرۃ طیبۃ اصلھا ثابت و فرعھا فی السماء تؤتی اکلھا کل حین باذن ربھا و مثل کلمۃ خبیثۃ اجتثت من فوق الارض ما لھا من قرار"

(ریویو آف ریلیجنز جلد ۷ عدد ۴ صفحہ ۱۳۷)

مولوی صاحب! مجھے حیرانی ہے۔ کہ باوجود اس زبردست قرآن شریف کی دلیل کے آپ کو کس چیز نے خلافت ثانیہ کی برکات اور کامیابی سے محروم رکھا۔ آپ کو تو خلافت ثانیہ کے برخلاف ہونے نے یہاں تک پہنچا دیا۔ کہ آپ باوجود حضرت مسیح ناصری کو اپنی تحریرات میں بلا باپ بدلائل ثابت کرنے کے اس کا باپ ثابت کرنے پر تل گئے۔ اب بذریعہ عرض ہذا آپ کو تکلیف دیتا ہوں۔ کہ مجھے مندرجہ ذیل سوالات کے جواب سے مطلع فرمایا جاوے:۔

۱۔ کیا مسیح موعودؑ کی جس نبوت کو قادیان والے لے بیٹھے ہیں۔ آپ کی تحریرات سابقہ مندرجہ ریویو آف ریلیجنز

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میں عین مطابقت نہیں پائی جاتی؟

۲- جس خلیفہ یا خلافت کے آج آپ برخلاف کھڑے ہیں۔ اس کی نسبت آپ خود حضرت مسیح موعودؑ کی بشارت کو اپنی قلم میں نہیں لا چکے؟

۳- جس مسیح ناصری کا اب آپ باپ بتلا رہے ہیں۔ اس کو آپ بدلائل بلا باپ ثابت نہیں کر چکے؟

مولوی صاحب! یہ مقامات آپ کی قلم سے نکلے ہوئے کافی تعداد میں موجود ہیں۔ اور جو لوگ حضرت مسیح موعودؑ کی نبوت پر ابھی غور کر رہے ہیں۔ وہ آپ کی تحریرات بہ ثبوت نبوت مسیح موعودؑ پڑھ کر انگشت بدنداں ہیں۔

۴- چوتھا سوال یہ ہے۔ کہ آپ کو اپنی تحریرات کے خلاف چلنے کے کیا وجوہات پیش آئے۔ مولوی صاحب! میں یہ بھی ظاہر کر دینا مناسب خیال کرتا ہوں۔ کہ میرے پاس اکثر ریویو آف ریلیجنز سنہ ۱۹۰۲ء تا مارچ سنہ ۱۹۱۴ء کے رسالہ موجود ہیں۔ میں نے آپ کے تحریر کردہ نبوت کے مقامات پر اور بشارات حضرت خلیفۃ المسیح ثانی والے آپ کے تحریر کردہ مقامات پر نیز جن مقامات پر آپ نے مسیح ناصری کو بلا باپ تحریر فرمایا ہوا ہے سب پر ایسے نشانات کئے ہوئے ہیں۔ کہ تلاش کرنے پر دیر نہ لگے۔ پس مزید عرض ہے۔ کہ اگر آپ خفا نہ ہوں۔ اور کچھ وقت قربان کریں۔ اور مجھے اس وقت پر حاضر ہونے کی نسبت حکم فرما دیں۔ تو بندہ معہ ریویو آف ریلیجنز آپ کی خدمت عالیہ میں حاضر بھی ہو سکے گا۔ انشاء اللہ۔

والسلام

(بندہ ابوایوب محمد علی بدوملہوی از قادیان دارالامان)

پہلی اطلاع

فاروق کی یہ جلد انشاء اللہ ۲۸ مارچ سنہ ۱۹۳۱ء کو ختم ہو جائیگی۔ اور اپریل سنہ ۳۱ء سے نیا سال نئی جلد شروع ہوگی اور ان تمام خریداران کے نام جن کا چندہ اس ماہ کے آخر اس جلد کے ساتھ ختم ہو گیا ہے۔ سال جدید کیلئے شروع اپریل میں وی پی ارسال ہونگے۔ احباب وصول کر لیں۔ ایہ اس کے متعلق پہلی اطلاع ہے۔ (مینیجر فاروق)

عیسائی مشن

مسیحی معجزات پر ایک تنقیدی نظر

نمبر (۲)

دوسرا اصل جو اس حقیقت کو واضح کرتا ہے۔ کہ اگر حضرت مسیح ناصری علیہ السلام نے بقول عیسائیان معجزات بھی دکھلائے ہیں۔ تب بھی وہ خدا نہیں ہو سکتے یہ ہے کہ اناجیل میں حضرت مسیح علیہ السلام نے بارہا اپنے حواریوں کو یہ خوشخبری سنائی ہے۔ کہ وہ شخص جو مجھ پر ایمان رکھے گا۔ اور صدق دل سے میرے دعاوی کو قبول کر کے انہیں حرزِ جان بنائے گا۔ وہ نہ صرف ایسے تمام معجزات کے دکھلانے پر قدرت تامہ رکھیگا جو مجھ سے ظاہر ہوئے۔ بلکہ عین ممکن ہے۔ کہ وہ اپنے ایمان میں اس درجہ تک ترقی کر جائے۔ کہ مجھ سے بھی زیادہ عجیب و غریب معجزات دنیا کو دکھلائے پس جب ایک عیسائی محض "یسوع مسیح" پر ایمان لانے کی برکت سے معجزات دکھلا سکتا ہے۔ تو کیا وجہ ہے کہ ہم ایسے صادق حواریوں کو تو خدا نہ کہیں۔ لیکن حضرت مسیح علیہ السلام کو خدائی کا جامہ پہنا دیں۔۔۔ آخر دنیا میں یہ کہاں کا انصاف ہے۔ کہ ایک ہی اصل سے ایک شخص کو تو خدا کا ہمرتبہ قرار دیا جائے۔ مگر اسی اصل کے ماتحت جب دوسرا شخص ہمارے سامنے آئے۔ تو ہم نہ صرف یہ کہ اُسے خدائی کا رتبہ نہ دیں بلکہ کہدیں۔ کہ یہ تو نبی اور رسول بھی نہیں۔ بلکہ صرف خدا کے بندوں میں سے ایک معمولی بندہ ہے عقل و دانش اور فہم و فراست اس عقیدے کو دھکے دیکر اس نظریہ کو باطل قرار دیتی ہے۔ ہمارا فرض ہونا چاہیئے کہ یا تو ہم اُس اصل کو غلط قرار دیں۔ جس کے ماتحت ہم نے زید یا بکر کو خدا کہا ہے۔ اور اگر اتنی جرأت نہیں۔ تو پھر انصافاً یہ تسلیم کرنا چاہیئے۔ کہ اگر اور بھی

یسوع کے حواریوں کے متعلق انجیل کیا کہتی ہے

بہرحال حضرت مسیح نے اپنے حواریوں کو جو کچھ کہا۔ وہ اناجیل میں ان الفاظ میں موجود ہے۔ کہ:۔

"میں تم سے سچ سچ کہتا ہوں۔ کہ جو مجھ پر ایمان رکھتا ہے۔ یہ کام جو میں کرتا ہوں۔ وہ بھی کریگا بلکہ ان سے بھی بڑے کام کریگا۔ کیونکہ میں باپ کے پاس جاتا ہوں۔ اور جو کچھ تم میرے نام سے چاہو گے۔ میں وہی کروں گا"

(یوحنا ۱۴/۱۲)

اس ارشاد سے ظاہر ہو رہا ہے۔ کہ "مسیح" پر ایمان لانے کا ایک بہت بڑا فائدہ "نفسِ مومن" کو یہ بھی پہنچ سکتا ہے۔ کہ وہ جو بھی مسیح کے نام پر چاہیگا۔ اس کے لئے فوراً ہو جائیگا۔ وہ تمام ایسے معجزات دکھلائیگا۔ جو حضرت مسیح سے ظاہر ہوئے۔ بلکہ "ان سے بھی بڑے کام کریگا" یہ جو کچھ کہا گیا ہے۔ صحیح ہے یا غلط۔ درست ہے یا نادرست اس بحث کو فی الحال جانے دیجئے۔ لیکن ایک بات جو ان سطور سے وضاحتاً ظاہر ہو رہی ہے۔ اور جس سے انکار کوئی غبی اور بلید بھی نہیں کر سکتا۔ یہ ہے۔ کہ معجزات ایسی انوکھی چیز نہیں جن کی وجہ سے صاحبِ معجزات خدا کہلا سکے۔ بلکہ یہ تو ایسی معمولی چیز ہیں۔ کہ ایک مسیح کا پیرو بھی ویسے ہی معجزات دکھلا سکتا۔ بلکہ ان سے بھی بڑھکر عجائبات کا ظہور کر سکتا ہے جو حضرت مسیح سے ظاہر ہے جب یہ سچی بات ہے۔ اور کوئی عیسائی اس کے جھٹلانے پر قادر نہیں۔ تو ہماری عرض ہے۔ کہ کیوں پھر حواریوں کو خدا نہیں کہا جاتا۔ کیا انہوں نے کوئی معجزہ نہیں دکھایا۔ اگر کہو کہ نہیں۔ تو اوّل تو ایسا کہنے سے مسیح کے قول کی تکذیب لازم آتی ہے۔ کیونکہ آپ نے فرمایا تھا۔ کہ ہر وہ شخص جو مجھ پر ایمان رکھیگا۔ میرے جیسے ہی کام کرے گا۔ بلکہ مجھ سے بھی بڑھکر۔ پس جب مسیح کا یہ فرمودہ تھا۔ تو اگر حواریوں نے کوئی معجزہ نہیں دکھلایا۔ تو یا تو یہ تسلیم کرو۔ کہ حواریوں میں سے کوئی کوئی ایسی اصل پر پورا اترے۔ تو ہم اُسے بھی "قانیم" میں شامل کر کے دنیا کو انصاف اور عدل کا نمونہ دکھلائینگے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بھی مومن نہیں تھا۔ بلکہ سب زبان سے کچھ اور کہتے تھے۔ اور ان کے قلوب میں کچھ اور پنہاں ہوتا تھا۔ اور اگر یہ کہو گے۔ تو مسیح ناصری کی قوت قدسیہ پر حرف آئیگا۔ اور کہنے والا کہے گا۔ کہ جیسا درخت تھا۔ ویسے ہی اس پر پھل بھی لگے۔ اور پھر یہ تسلیم کرو۔ کہ "مسیح" نے جو کچھ کہا تھا۔ وہ صرف ایک دل خوش کرنے والا فقرہ تھا۔ جس میں حقیقت عنقا تھی۔

یسوع کے حواریوں کے معجزات

اور پھر یہ بھی۔ کہ اگر کہا جائے کہ حواریوں نے کوئی معجزہ نہیں دکھلایا۔ تو ایسا قول خود انجیل" کے بھی خلاف ہوگا۔ کیونکہ اناجیل شہادت دیتی ہیں۔ کہ حواریوں نے بھی معجزات دکھائے۔ اور ویسے ہی دکھائے۔ جیسے حضرت مسیح علیہ السلام دکھاتے تھے۔ چنانچہ لکھا ہے :-

"اور اُس نے (یعنی حضرت مسیح نے) اُن بارہ کو پاس بُلا کر انہیں دو دو کر کے بھیجنا شروع کیا۔ اور انہیں ناپاک روحوں پر اختیار دیا۔ اور حکم دیا۔ کہ راستے کے لئے سوا لاٹھی کے کچھ نہ لو۔ نہ روٹی نہ جھولی نہ اپنے کمربند میں پیسے مگر جوتیاں پہنو۔ اور دو کرتے نہ پہنو۔ اور اُس نے ان سے کہا۔ جہاں تم کسی گھر میں داخل ہو۔ تو اُسی میں رہو۔ جب تک وہاں سے روانہ نہ ہو۔ اور جس جگہ کے لوگ تمہیں قبول نہ کریں۔ اور تمہاری نہ سنیں۔ وہاں چلتے وقت اپنے تلوؤں کی گرد جھاڑ دو۔ تاکہ ان پر گواہی ہو۔ اور انہوں نے روانہ ہو کر منادی کی۔ کہ توبہ کرو۔ اور بہت بدروحوں کو نکالا۔ اور بہت بیماروں کو تیل مل کر اچھا کیا۔" (مرقس ۶/۷ تا ۱۳)

اس حوالہ سے ظاہر ہے۔ کہ حضرت مسیح کے حواریوں نے بھی بسا اوقات بدروحوں کو نکالا۔ اور بیماروں کو تندرست کیا۔ اب بتلایا جائے۔ کہ کیا بدروحوں کو نکالنا یا بیماروں کو تندرست کرنا بقول عیسائیان معجزات میں شمار ہوتے ہیں یا نہیں؟ اگر ہوتے ہیں تو کیوں حواریوں کو بھی خدا نہیں کہا جاتا۔ پھر لکھا ہے

"وہ (حواری) روانہ ہو کر گاؤں گاؤں خوشخبری سناتے اور ہر جگہ شفا دیتے پھرے۔" (لوقا ۹/۶)

جب ہر جگہ مسیح کے حواری بیماروں کو شفا دیتے رہے ہیں۔ تو کیا وجہ ہے۔ کہ ایسے عجیب و غریب معجزات دکھلانے والوں کو ہم خدا قرار نہ دیں۔ یقیناً عدل و انصاف کا یہی اقتضاء ہے۔ کہ ہم عیسائیت کے اس تسلیم شدہ اصل کو کہ معجزات عجیبہ کی وجہ سے ہم مسیح کو خدا کہتے ہیں۔ سب پر چسپاں کریں۔ ان عیسائیوں سے مطالبہ کریں۔ کہ وہ آئیں اور بجائے "اقانیم ثلاثہ" کے کم از کم گیارہ اور ہستیوں کو بھی خدا قرار دیں۔ کیونکہ مسیح کے اگرچہ بارہ مشہور حواری تھے۔ مگر ایک یعنی یہوداہ اسکریوطی" ایسا نکلا۔ کہ اس نے صرف تیس روپوں کے بدلے اپنے آقا کو دشمنوں کے حوالے کر دیا۔ اور بالآخر خودکشی کر کے دنیا سے رخصت ہوا۔

بہرحال حقیقت یہ ہے۔ کہ حضرت مسیح علیہ السلام نے متعدد مرتبہ اپنے حواریوں کو فرمایا۔ کہ اگر تم میں رائی کے برابر بھی ایمان ہوگا۔ تو بڑے بڑے عجیب معجزات دکھلا سکو گے۔ چنانچہ آپ نے فرمایا :-

"میں تم سے سچ کہتا ہوں۔ کہ اگر تم میں رائی کے دانے کے برابر ایمان ہوگا۔ تو اس پہاڑ سے کہہ سکو گے۔ کہ یہاں سے سرک کر وہاں چلا جا۔ اور وہ چلا جائیگا اور کوئی بات تمہارے لئے ناممکن نہ ہوگی۔"

(متی ۱۷/۲۰)

جب صرف ایمان کے وسیلے سے ایک شخص اتنا عجیب معجزہ دکھلا سکتا ہے۔ کہ پہاڑ سے کہے "یہاں سے سرک کر وہاں چلا جائیگا۔ اور وہ چلا جائے بلکہ یہاں تک کہ کوئی بات بھی اس کے لئے ناممکن نہ رہے تو ہم حیران ہیں۔ کہ کیوں ایسے شخص کو "خدا" اور "خدا کا بیٹا" قرار نہ دیں۔ آخر حضرت "یسوع مسیح" کو کس لئے "ابن اللہ" کہا جاتا ہے۔ کیا اسی لئے نہیں۔ کہ ان سے عجیب و غریب معجزات ظاہر ہوئے۔ پھر اگر یہی ایک فیصل شدہ دلیل ہے۔ تو کیوں اس دلیل کے ماتحت جب حواری پورے اتریں۔ تو انہیں یہ خطاب عطا نہ کیا جائے۔ انہوں نے آخر کونسا قصور کیا تھا۔ جس کی وجہ سے یہ بے جا عتاب اُن پر نازل ہوا۔

اسی طرح کے چند اور حوالجات یہ ہیں۔ حضرت مسیح فرماتے ہیں :-

"اور ایمان لانے والوں کے درمیان یہ معجزے ہونگے وہ میرے نام سے بدروحوں کو نکالینگے۔ نئی نئی زبانیں بولیں گے۔ سانپوں کو اٹھالیں گے۔ اور اگر کوئی ہلاک کرنے والی چیز پئیں گے۔ انہیں کچھ ضرر نہ پہنچے گا۔ وہ بیماروں پر ہاتھ رکھیں گے۔ تو اچھے ہو جائیں گے۔" (مرقس ۱۶/۱۷)

پھر فرمایا :-

"میں تم سے سچ کہتا ہوں۔ کہ اگر ایمان رکھو اور شک نہ کرو۔ تو نہ صرف وہ کرو گے۔ جو انجیر کے درخت کے ساتھ ہوا۔ بلکہ اگر اس پہاڑ سے بھی کہو گے۔ کہ تو اُکھڑ جا۔ اور سمندر میں جا پڑ تو یہ ہو جائیگا۔"

(متی ۲۱/۲۱)

اپنے حواریوں کو تبلیغی ہدایات دیتے ہوئے فرماتے ہیں :-

"چلتے چلتے یہ منادی کرنا کہ آسمان کی بادشاہت نزدیک آگئی ہے۔ بیماروں کو اچھا کرنا۔ مُردوں کو جلانا۔ کوڑھیوں کو پاک و صاف کرنا۔ بدروحوں کو نکالنا۔ تم نے مفت پایا۔ مفت دینا۔" (متی ۱۰/۷)

ان ہر سہ حوالجات سے ظاہر ہے۔ کہ بیماروں کو اچھا کرنا۔ مُردوں کو جلانا۔ کوڑھیوں کو پاک و صاف کرنا۔ بدروحوں کو نکالنا۔ نئی نئی زبانیں بغیر سیکھنے کے بولتے جانا۔ سانپوں کو اٹھا لینا۔ تمام قسم کی زہروں کا پینے والے کے حق میں بے اثر ہو جانا۔ پہاڑوں کو چلانا۔ بلکہ انہیں چلا کر سمندروں میں گرانا۔ یہ تمام معجزات محض مسیح پر ایمان لانے کے طفیل ایک معمولی انسان بھی دکھا سکتا ہے۔ جب حواری ایسے معجزات دکھا سکتے ہیں۔ یا ایک مومن بالمسیح انسان سے انجیل اسی قسم کے معجزات کے صدور کی متوقع ہے۔ تو بتلایا جائے۔ کہ کیوں ایسے بے نظیر حواریوں کو تختِ الوہیت پر متمکن نہیں کیا جاتا۔ جب کثرت سے ایسے معجزات دکھلانے والے حواریوں کو اس عہدہ پر فائز نہیں کیا گیا۔ تو صاف ظاہر ہے۔ کہ اسی دلیل کے ماتحت اگر مسیح کو خدا مانا جائے۔ تو یہ بھی سخت غلطی نادانی اور غلو ہے۔ جو کیا گیا۔ پس سچے مسیحیوں کا فرض ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کہ وہ اس خطرناک نقص کی اصلاح کی طرف اپنا قدم اٹھائیں کیونکہ یہ ایک ناواجب طرفداری ہے جو کی گئی۔ اور ایک غیر پسندیدہ حرکت ہے۔ جس کا ارتکاب ہُوا۔ عیسائیوں کو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ دنیا کا کوئی سلیم الطبع انسان یا کوئی ایسا انسان جس نے انجیل کا بنظر امعان مطالعہ کیا ہوگا۔ اس کمزور اور باطل عقیدے کا قائل نہیں رہ سکتا کیونکہ انجیل ظاہر کر رہی ہے۔ کہ یہ کرشمہ جات ہر مومن بالمسیح انسان دکھلا سکتا ہے۔ پس جب ہر شخص اس میدان کا شہسوار ہے۔ تو صرف مسیح ناصری کو کس لئے الوہیت کے لئے منتخب کیا گیا۔ کیا صاف ظاہر نہیں۔ کہ یہ عیسائیت کی نظر انتخاب صریح باطل اور ناقابل قبول ہے۔ ورنہ مجھیں اور جواب دیں۔

(خاکسار محمد یعقوب مولوی فاضل۔ قادیان دارالامان)

خالصہ مشن

کیا گرنتھ صاحب محفوظ ہے

(۲)

ہم پچھلے نمبر میں ثابت کر آئے ہیں۔ کہ موجودہ گرنتھ صاحب محفوظ نہیں۔ اور اس کے محفوظ ہونے کا دعویٰ پیش کر کے ایڈیٹر خالصہ سماچار امرتسر نے ایک بڑی ذمہ داری کو اپنے سر پر اٹھا لیا ہے۔ جس کو ثابت کرنا اس کے لئے بہت مشکل ہے۔ اب میں اور چند ثبوت اپنے دعویٰ کی تائید میں پیش کرتا ہوں۔

دسواں ثبوت بقول مصنف تاریخ گورو خالصہ کے کہ گورو ارجن صاحب نے خالی ورق چھوڑ کر پیشگوئی کی تھی۔ کہ یہاں پر ہمارے پوتے کی بانی لکھی جائیگی۔ ناظرین ان خالی اوراق کی ترتیب حسب ذیل ہے۔ دیکھو ضمیمہ اخبار خالصہ سماچار ۶ مئی ۱۹۲۹ء راگ مالا پر بودھ صـ ۳۱۔

"گرنتھ صاحب میں اسی ترتیب سے جس سے کہ وہ ورق خالی چھوڑے گئے تھے۔ گورو تیغ بہادر کے شلوک لکھے ہُوئے دکھاوے۔ اور منداونی اور راگ مالا کے درمیان میں جو خالی ورق ہے۔ اس پر بھی گورو تیغ بہادر کی بانی لکھی جانی چاہیئے تھی۔ لیکن گورو گوبند سنگھ صاحب نے ایسا نہیں کیا۔ اور موجودہ گرنتھ میں منداونی اور راگ مالا کے درمیان بجائے محلہ ۹ کے شلوک ہونے کے اس خالی ورق کا بھی نام و نشان نہیں ملتا۔ اور منداونی کے بعد راگ مالا ہے۔ پس اس سے ثابت ہُوا۔ کہ گورو گوبند سنگھ صاحب ان خالی اوراق کا مصداق گورو تیغ بہادر کو نہیں سمجھتے تھے۔ اور گورو تیغ بہادر کی بانی موجودہ گرنتھ میں لکھنا ان کی زبردستی کا نتیجہ ہے۔ اگر وہ ان سفید اوراق کا مصداق گورو تیغ بہادر کو سمجھتے تو منداونی اور راگ مالا کے درمیان شلوک محلہ ۹ ضرور ہوتے۔ اور یہ گرنتھ صاحب کے غیر محفوظ ہونے کی کافی دلیل ہے۔

گیارھواں ثبوت ناظرین گرنتھ صاحب کا جمع کرنا گورو ارجن صاحب کی مرضی پر منحصر تھا۔ جس بانی کو چاہتے گرنتھ صاحب میں درج کر لیتے۔ اور جس کو چاہتے چھوڑ دیتے۔ جیسا کہ بھائی بنتہ اروڑا جس کے گرنتھ پر چار گوروں کے دستخط بھی تھے۔ جس کا ثبوت گذشتہ نمبر میں ذکر کر چکا ہوں۔ اُس کو رد کر دیا۔ اور بعض ایسی بانی کو درج کر لیا۔ کہ جس کے مصنف کے نام کا بھی پتہ نہ تھا۔ یا ایڈیٹر خالصہ سماچار کو ماننا پڑے گا۔ کہ یہ شبد جو ڈیل میں لکھے جاتے ہیں۔ کسی نے بعد میں ملا دیئے ہیں۔ اور گیانی صاحب سنگھ جی مصنف راگ مالا پر بودھ ضمیمہ خالصہ سماچار ۶ مئی ۱۹۲۹ء میں تسلیم کر چکا ہے۔ کہ ان شبدوں پر کسی شاعر کا نام نہیں ہے۔ دیکھو صفحہ ۳۸

"کھنجھ وکانڈرے جے ہماں گھناں ساوی تول
تن جڑائیں آپنے کہاں سو سجن ٹول
سجن سچا پاتشاہ سر شاہاں دے شاہ
جس پاس بیٹھیاں سوہیئے سبھناں دا دیا

(گرنتھ صاحب مشتمل بر راگ مالا)

ناظرین یہ شلوک پاٹھ کے آخری شلوک ہیں۔ ان کے مصنف کا پتہ نہیں۔ کہ کون ہے۔ اور پھر دیکھو گرنتھ صاحب صـ ۱۳۸۱۔

سر دربنکھی ہیکڑو پھاہی وال بچاس
ایہہ تن لہری گڈ تھیا سچے تیری آس
کون سو اکھر کون گن کون سو منیاں منت
کون سو دیسو ہوں کری جت دس آوے کنت

مت ہوری ہوئے اِیا نا
تان ہوندے ہوئے نتانا
انہو دے آپ ونڈائے
کو ایسا بھگت سدائے

اک پھکا ناگا لائے سبھناں ہیں سچا دھنی
ہیاؤ نہ کہی ٹھاہِ ماتک سبھ امولے
سبھنا من مانک ٹھاہن موں مچا نگوا
جے تو پریا دی سِک ہیاؤ نہ ٹھاہے کیدا

ناظرین اڈیٹر صاحب کو تسلیم کرنا پڑیگا۔ کہ یا تو گورو ارجن صاحب نے باوجودیکہ ان کے مصنفوں کے ناموں کا پتہ نہیں۔ گرنتھ صاحب میں درج کر لیا۔ اور یا یہ ماننا پڑیگا۔ کہ یہ کسی نے بعد میں ملائے ہیں۔ اور یہ گرنتھ صاحب کے تغیر تبدل ہونے کا ظاہر ثبوت ہے۔

بارھواں ثبوت اگر گورو ارجن صاحب نے مندا ونی پر بھوگ پایا یعنی مہر لگا دی۔ تو پھر راگ مالا بعد میں کس طرح گرنتھ صاحب میں آگئی۔ اگر کوئی کہدے۔ کہ گورو ارجن صاحب نے لکھی۔ تو اسکو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یہ جاننا چاہیئے ۔ کہ گوروارجن صاحب لکھتے تو مہر کے اندر لکھتے ۔ کیونکہ مہر لگ جانے کے بعد کی تحریر قابل قبول نہیں ہوتی ۔ اگر گورو صاحب مندادنی یعنی مہر کے بعد لکھتے ۔ تو اپنے دستخط ضرور کرتے ۔ لیکن موجودہ راگ مالا مندادنی یعنی مہر کے باہر ہے ۔ اور اس پر گورو جی کے دستخط بھی نہیں ہیں ۔ بلکہ مصنف کا نام بھی نہیں ۔ اور مندادنی اور راگ مالا کے درمیان ایک سفید خالی ورق ہے ۔ اور بھائی سنتوکھ سنگھ جی لکھتے ہیں ۔ سورج پرکاش راس ۱۳ ادھیائے ۷ میں فرماتے ہیں :۔

"راگ مالا گورو کی بنائی ہوئی نہیں ہے ۔ اور مجھے معلوم نہیں ۔ کہ یہ کب سے گرنتھ صاحب میں گورو نے یا سکھوں نے درج کی ہے "

اور پھر آپ "تاریخ گورو خالصہ مصنفہ گیانی گیان سنگھ جی صفحہ ۴۴۷ میں فرماتے ہیں :۔

"راگ مالا میں کسی محلے کا نام نہیں ۔ بلکہ نانک نام بھی نہیں ۔ اور گورو جی کے شبدوں سے یہ شعر بالکل نہیں ملتے ۔ اور گرنتھ صاحب کے سارے راگ اس میں نہیں ہیں (گرنتھ صاحب ، سری راگ سے شروع ہوتا ہے ۔ لیکن راگ مالا میں پہلے بھیروں کا ذکر ہے یہ گرنتھ کے خلاف ہے ۔ احمدی) بلکہ خدا کا نام نانک اس میں نہیں ۔ اور گوروؤں کی صفت بھی اس میں نہیں اور یہ گورو جی کی بنائی ہوئی نہیں ہے "

ناظرین اس بانی کے متعلق سکھوں کی ایک پارٹی نے اس کے گوربانی ہونے سے انکار کر دیا ۔ جن کے ارداسے دربار صاحب میں سکھوں نے بند کر دیئے ۔ جن کے پتھے دار کا نام بابو تیجا سنگھ صاحب ہے ۔ کیا اس اختلاف کی موجودگی میں ایڈیٹر سماچار دعویٰ کر سکتا ہے ۔ کہ گرنتھ صاحب غیر محفوظ کتاب ہے ۔

تیرھواں ثبوت

جنم ساکھی پورا تن جس کو سکھوں نے ولایت کی لائبریری سے لاکر شائع کیا ہے ۔ صفحہ ۳۰ و جنم ساکھی بھائی بالا صفحہ ۱۴۰ میں لکھا ہے ۔ کہ مندرجہ ذیل شلوک گورو صاحب نے پڑھے

مسلمان مساوے آپ صدق صبوری کلمے پاک
کھڑی نہ چھیڑے پڑی نہ کھائے سو مسلمان بہشت کو جائے

ناظرین یہ شلوک جو میں نے اوپر لکھا ہے ۔ اس کو گورو ارجن صاحب نے گرنتھ صاحب میں درج نہیں کیا ۔ حالانکہ یہ شبد معرفت و گیان میں گرنتھ صاحب کے دوسرے شلوکوں سے کم نہیں تھا ۔ اور جنم ساکھی کے یہ شلوک مسلمان کہاون مشکل وغیرہ جو گرنتھ صاحب میں ہیں ۔ انہیں کی فہرست میں لکھا ہے ۔ اور ان ہی شبدوں سے ملتا جلتا ہے ۔ کیونکہ کلمے پاک کا اس میں ذکر تھا ۔ اس لئے گورو ارجن صاحب نے اس کو گرنتھ صاحب میں درج نہیں کیا ۔ کیا یہ گرنتھ صاحب کے غیر مکمل ہونے کی دلیل نہیں ہے ؟

چودھواں ثبوت

ناظرین مندرجہ ذیل شلوکوں کو گورو ارجن صاحب نے گرنتھ صاحب میں درج نہیں کیا ۔ حالانکہ یہ شبد معرفت و گیان میں دوسرے شلوکوں سے کم نہیں ہیں ۔ دیکھو جنم ساکھی پورا تن ولایت والی صـ۳۹

گورو سبد دیکھیا مہہ سہج گرہنگ پنچ اندری دل اٹل رہنگ ۔ دسٹ بندھ بھرمنا رہنگ ۔ الخ

اور پھر دیکھو صفحہ ۴۰ صـ

سرب گیان ایہہ نس ڈیتنگ
پاوک پٹھ جات من کیتنگ
دھرن تزور کی رہت رہنگ
کاٹنا دوکھن من میہہ سہنگ ... الخ

اور پھر دیکھو صفحہ ۴۲ صـ

مار جیو اے سوئی
نانک ایکسو بن اور نہ کوئی

ناظرین اس شلوک میں خدا کی واحدنیت کا کیا کمال کے ساتھ ذکر کیا گیا ہے ۔ اور پھر دیکھو صفحہ ۴۳ صـ

نانک بھوکھ خدائیدی کی بے پروہی
شلوک اساں طلب دیدار کی بیا طلب نہ کائی

اور پھر دیکھو صفحہ ۵۰ صـ

جت میہر ملن مبارکھی لکھ ملے اسیس
شلوک تے ہو پٹائن من تن سہے کسیس .. الخ

اور دیکھو صفحہ ۵۱ صـ

سنھڑ تیر الیف نہالی بھاؤ تیرا بچوان
شلوک نانک صفتی تریتیا ہو رہے سلطان

اور دیکھو صفحہ ۵۸ صـ

کلہ کیا ونجار آ جھنگے مشک منگیں ..
شلوک عملاں باجھوں نانکا کیوں کر کرے خصم ملیں

اور دیکھو صفحہ ۷۱ صـ

درہی بیڑی لت دھر دوہی دکھر چاڑ
کوئی بیڑی ڈبسی کوئی لنگے پار
نا پانی نہ بیڑیاں نہ ڈبے نہ جائے
شلوک نانک دکھر سیج دھن سہج رہیا سمائے

دیکھو صفحہ ۱۰۴ راگ تلنگ محلہ ۱ صـ

جس توں رکھیں مہروان کوئی نہ سکے مار
شلوک تیری اپماں کیا گنی تو اگنت اوھائے

۱ ۔ راکھ لے پیارے راکھ لے ہیں دا سرا تیرا
جل تھل ہیں رہ رہیا سچا ٹھاکر میرا
رہاؤ ۔ میں دیو نامہ تے راکھ لئے تیرے بھگت پیارے
جن کو تس اپنا نام دیا سے تے پیارا تارے

۲ ۔ نامہ سین کبیر شریو جن تورا کھ لیے تیرے نام سنگ نبھاں الخ

ناظرین مندرجہ بالا شلوک بطور نمونہ کے لکھے ہیں ۔ جن کو گورو ارجن صاحب نے گرنتھ صاحب میں درج نہیں کیا ۔ اور یہ شلوک گرنتھ صاحب کے شلوکوں سے کس بات میں کم ہیں ۔ کیا اس کی موجودگی میں اڈیٹر خالصہ سماچار گرنتھ صاحب کے محفوظ ہونے کا دعویٰ کر سکتا ہے ۔ اڈیٹر صاحب کو ہم چیلنج کرتے ہیں ۔ کہ وہ پیش کردہ حوالجات کو جھوٹا ثابت کرے ۔ تو ہم فی حوالہ دس روپیہ انعام دینگے ۔ (باقی دارد)

(واحد حسین المعروف گیانی شیر سنگھ مبلغ جماعت احمدیہ دہلی)

ضروری اطلاع

جن خریداران کے نام اپریل کے شروع ہفتہ میں فاروق کا وی پی پہنچے وہ فوراً وصول فرمالیں ۔ ڈاک خانہ کے نئے قاعدہ کے مطابق اب صرف تین دن وی پی ڈاک خانہ میں امانت رکھا جاتا ہے ۔ اسلئے ضروری ہے ۔ کہ وی پی فوراً چھوڑا لیا جائے ۔ ورنہ واپس کیا جائیگا ۔ اور محصول وی پی کا نقصان ہوگا ۔

(مینجر فاروق)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دیانندی مشن

اسلام کی ترقی پر آریوں کی گواہی

اے مسیحِ قادیان جان و دلم بر تو فدا
تو نے پھر اسلام کو دنیا میں زندہ کر دیا

آقائے نامدار فخر موجودات سرور کائنات مخبر صادق حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ کہ جب اسلام پر مصیبت کا زمانہ آئے گا۔ تو خداوند تعالےٰ اس وقت فارسی النسل ایک شخص کو پیدا کریگا۔ جو ایمان کو اور قرآن کو ثریا سے اتار کر لائے گا۔ اور دشمنان اسلام کو خاموش کرا دیگا۔ ایسا ہی خداوند تعالےٰ نے حضرت مسیح موعودؑ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مخاطب کر کے فرمایا۔ کہ عنقریب دشمن بیٹھ پھیر بھاگیں گے۔ اور بھاگ جائیں گے۔ اور میں تیرے نام کو دنیا کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔ وغیرہ وغیرہ۔ اللہ تعالےٰ کا بے حد شکر و احسان ہے۔ جس نے محض اپنے فضل و کرم سے ہم کو وہ زمانہ دکھایا۔ جس کی خبر نبی اکرم صلعم نے دی تھی۔ اور جس کو خداوند تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ ظاہر کیا تھا۔ میں نے جب دشمنان اسلام کی تحریروں سے اس عظیم الشان پیشگوئی کو پورا ہوتے دیکھا۔ تو میری آنکھوں سے فرطِ خوشی کے باعث آنسو نکل آئے۔ اور خداوند تعالےٰ کی ہزار ہزار حمد کی۔ کہ واقعہ میں اسلام یعنی احمدیت کا خداوند وہ خدا ہے۔ جو اپنی زندگی کا ثبوت خود دیتا ہے۔ میں یہ مناسب خیال کرتا ہوں۔ کہ اس خوشی میں ناظرین فاروق کو بھی شامل کر لوں۔ دیکھو آریہ ہندو کس طرح اسلام کی جملہ مذاہب پر برتری تسلیم کر رہے ہیں۔

گواہی نمبر اوّل

بھائی پرمانند آریہ لکھتا ہے۔ کہ:۔

"بازیگروں کو ہندو دھرم رکھنے کی کشمکش سے یہ صاف ظاہر ہو جاتا ہے۔ کہ شدھی تبلیغ کے مقابلہ میں ٹھیر نہیں سکتی۔ تبلیغ ایک ایسا زبردست ہتھیار ہے۔ کہ ہندوؤں کی شدھی اور اچھوت اُدھار اس کے مقابلہ پر بالکل بے بس ہے۔ حال ہی میں لاہور کے نزدیک بازیگروں کا ایک ڈیرہ مسلمان ہو گیا۔ . . . . . ہندوؤں کی طرف سے کئی ہزار روپیہ خرچ کر کے ان کے لئے مکان بنائے جا رہے ہیں۔ لیکن انہیں مکانوں کی پرواہ نہیں"

(از بھائی پرمانند۔ ایم۔ اے۔ اخبار ہندو ۲۲ ستمبر ۱۹۳۰ء صفحہ ۹ کالم ۲-۳)

گواہی نمبر دوم

"بدوملہی کے احمدیہ سکول کے ہیڈ ماسٹر نے وہاں کے ڈیرا کو مسلمان بنایا تھا۔ اسی ہیڈ ماسٹر نے . . . . گاؤں میں بھیجنا شروع کر دیا۔ . . . . آخر نوبت یہاں تک پہنچی کہ اس ڈیرے کے ۸ و ۱۰ آدمی رام پور سے اٹھکر مسلمانوں کے پاس چلے گئے . . . . بازیگروں کو ذرا سمجھایا گیا۔ بلکہ یہاں تک کہا گیا۔ کہ ان کا تمام قرضہ ادا کر دیا جائیگا۔ . . . . اس کے بعد بازیگروں کے ڈیرہ نے کہا۔ کہ اب وہ کسی حالت میں وہاں نہیں رہ سکتے۔ اس طرح سے رام پور کے بازیگروں کا ڈیرا ہندوؤں کے ہاتھ سے نکل کر مسلمانوں کے دائرہ میں چلا گیا۔ اس ڈیرا میں پچاس ساٹھ آدمی تھے"

(اخبار ہندو لاہور یکم ستمبر ۱۹۳۰ء صفحہ ۵ کالم ۲)

ہمارے آریہ دوستوں کو خصوصیت سے ان مذکورہ بالا حوالجات پر غور کرنا چاہیئے۔ کیونکہ وہ اسلام کی ترقی کو دیکھ کر جل جاتے ہیں۔ آریہ یہ کہتے ہیں۔ کہ اسلام تلوار اور مال کے زور سے پھیلا ہے۔ اے آریہ سماج کے تمام ممبرو! اگر آپ کے اندر ذرہ بھی حیا اور شرم ہے۔ تو اب اسلام پر ہرگز یہ اعتراض نہ کرنا۔ کہ اسلام صداقت سے نہیں۔ بلکہ زر اور تلوار سے پھیلا ہے۔ کیونکہ اگر اسلام زر سے پھیلایا جا سکتا ہے۔ تو آپ کیوں ناکامیاب ہوئے ہیں۔ آپ کے پاس روپیہ کی کمی نہیں۔ مال کی قلت نہیں۔ پھر ناکامی کیوں۔ آگے سنو۔ کہ احمدیہ جماعت کا آریوں پر کس قدر رعب ہے۔ اور احمدیوں سے کتنا ان کو خطرہ ہے

گواہی نمبر سوم

اخبار پرتاپ کا آریہ ایڈیٹر مہاشہ کرشن لکھتا ہے۔ کہ:۔

"یہ مشکل یہ ہے۔ کہ انہیں (ہندوؤں کو) اپنے ہی ہم وطنوں کی ایک جماعت (احمدیہ جماعت) کی طرف سے خطرہ ہے۔ اور وہ خطرہ اتنا عظیم ہے۔ کہ اس کے نتیجہ کے طور پر آریہ جاتی صفحہ ہستی سے مٹ سکتی ہے۔ وہ خطرہ ہے۔ تبلیغ و تنظیم کا . . . . مسلمانوں کی ایک جماعت (احمدیہ جماعت) کی طرف سے یہ کام اس قدر تیزی سے ہو رہا ہے کہ ہندوؤں کے پاؤں اکھڑ رہے ہیں۔ انکی تعداد سال بسال کم ہو رہی ہے۔ اور اگر اسے کسی طرح روکا نہ گیا (احمدیوں کو یہ فقرہ غور سے پڑھنا چاہیئے کیونکہ آریہ کھلم کھلا کہہ رہے ہیں۔ کہ تبلیغ کو روک دینا چاہیئے۔ اسلئے اب تمہیں ہمہ تن تبلیغ میں مصروف و مشغول ہو جانا چاہیئے۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے ماتحت ہر ایک احمدی مبلغ ہو جائے۔ دیوانہ وار احمدیت کو پھیلائے۔ اور اس وقت تک دم نہ لے جب تک کہ ایک بھی غیر احمدی صفحہ ہستی پر موجود ہے) تو ایک وقت ایسا آ سکتا ہے۔ جب کہ آریہ دھرم کا کوئی نام لیوا نہ رہے۔ اس کے سدِ باب کے لئے . . . . کی ضرورت ہے۔ اس سے تو مسلمان کو شاید ہندو دھرم میں نہ لایا جا سکے۔ لیکن ہندوؤں کو دوسرے مذاہب میں جانے سے بہت حد تک بچایا جا سکتا ہے"

(از کرشن۔ بی۔ اے۔ اخبار پرتاپ لاہور۔ یکم دسمبر ۱۹۲۹ء صفحہ ۱۳)

گواہی نمبر چہارم

"اب کوئی مولوی اسلام کو لے کر آریہ پنڈتوں کے سامنے کھڑا ہو نہیں سکتا۔ کسی اسلامی انجمن کو حوصلہ نہیں ہو سکتا۔ کہ . . . . اسلام کو لے کر آریہ پنڈتوں کے سامنے کھڑا ہو۔ پہلے یہی جہال مولوی ثناء اللہ اور مولوی ابراہیم سیالکوٹی مولوی عبد اللہ وغیرہ آتے تھے۔ اب وہ بالکل

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حاتوں ہیں۔ نیز نہ وہ اپنی اصلیت سے واقف ہو چکے ہیں۔ شیعہ۔ سنی۔ نیچری سب خاموش ہیں۔ اب جو فرقہ ہمارے مقابل آتا ہے۔ وہ احمدیہ اور قادیانی فرقہ ہے۔ ... ان کے ساتھ آریہ پنڈت اسلامی مسائل پر بحث کرتے ہیں۔ ... آریہ سماج کو احمدیہ جماعت کے متعلق اپنا پروگرام تبدیل کرنے کی ضرورت ہے۔ ... کسی احمدی سے اسلامی مسائل پر مباحثہ نہ کیا جائے۔ احمدی مبلغ اسلامی مسائل پر بحث کرنا چاہے تو اُس سے مطالبہ کیا جاوے۔ کہ پہلے وہ اپنے مسلمان ہونے کا ثبوت کسی اسلامی انجمن کی طرف سے پیش کرے۔ ... یہ وہ ہیں۔ جن کو ہندوستان اور ہندوستان کے باہر کی ساری اسلامی جماعتیں اسلام سے خارج سمجھتی ہیں۔ ... جب تک احمدی مولوی کسی اسلامی انجمن کی طرف سے اپنے مسلمان ہونے کا ثبوت پیش نہ کرے۔ ہرگز ہرگز اس کے ساتھ ان عقائد پر بحث نہ کی جائے۔ ؎

بے خودی بے سبب نہیں غالبؔ
کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے

مہاشہ جی! آپکا یہ عذر لنگ ہے۔ کیونکہ آپکو اچھی طرح یہ معلوم ہے۔ کہ تمام غیر احمدی احمدیہ جماعت پر کفر کا فتویٰ لگا چکے ہیں۔ جس کا آپ کو اعتراف ہے۔ پھر احمدی مبلغ سے یہ مطالبہ کرنا۔ کہ غیروں سے اسلام کا سرٹیفکیٹ لاؤ۔ حماقت نہیں تو کیا ہے۔ مہاشہ جی! اصل بات یہ ہے۔ کہ آپ حیلے بہانوں سے احمدی اعتراضات سے اپنی جان چھڑانا چاہتے ہیں۔ مگر تاڑنے والے بھی عضب کی نظر رکھتے ہیں۔ سب حقیقت تاڑ جاتے ہیں۔

مہاشہ جی آپ ہرگز ہرگز خوف نہ کریں۔ دنیا کے کیڑوں کی کیا طاقت ہے۔ کہ خدا کے کاموں کو روک سکیں۔ احمدیہ جماعت تمام دنیا پر غالب آگئی ہے۔ ہم نے دلوں کو فتح کر لیا ہے۔ اور انشاء اللہ عنقریب جسموں کو بھی فتح کر لیں گے۔ ہم تمام احمدی بفضلِ خداوند کریم مسلم ہیں کوئی احمدی حقیقی اسلام سے انکار نہیں کر سکتا۔ جب ہم اپنی زبان سے اس بات کا اقرار کرتے ہیں۔ کہ ؎

ما مسلمانیم از فضل خدا ٭ مصطفےٰ ما را امام و پیشوا

تو دنیا کے ذلیل انسانوں کی کیا طاقت ہے۔ کہ ہم سے مطالبہ کریں۔ کہ غیروں کی سند لاؤ۔ پس اے آریو آپکے لئے لازم ہے۔ کہ اب بیہودہ مطالبات کو چھوڑ دو۔ اگر ہم یہ کہیں کہ دیانندی پہلے سناتن دھرمیوں سے سرٹیفکیٹ لائیں۔ کہ آریہ اصل ویدک دھرمی ہیں۔ تو پھر ان کو منہ لگایا جائے۔ تو آپ کیا کہینگے۔ میں ایک قدم آگے بڑھکر آپ کی خدمت میں عرض کرتا ہوں۔ اور معقول بات کہتا ہوں۔ اور تمہاری زبان سے کہلواتا ہوں۔ کہ تمام آریوں میں تو دس بھی حقیقی آریہ نہیں ہیں۔ لو ملاحظہ ہو۔ اور اپنی نادانی پر ماتم کرو۔ اور اپنے آریہ ہونے کا ثبوت دو ؎

کیا لطف جو غیر پردہ کھولے ٭ جادو وہ جو سر پہ چڑھ کے بولے

سنو اور غور کرو:۔

گواہی نمبر پنجم

ایک دفعہ سادھو سوامی جی نے مجھے پریم سے کہا۔ کیا آپ مجھے دس نوجوان آریہ ایسے دیسکتے ہیں۔ جن کا جیون رشی کی نیچ مہاں یگیہ بدھی کے مطابق ہو۔ میرا سر شرم سے جھک گیا۔ نوجوان تو کیا۔ میں بوڑھے بھی نہیں دیسکتا۔"

(اخبار آریہ دیوانند لاہور ۸ اکتوبر ۱۹۲۹ء صفحہ ۸ کالم ۲)

اب میں اسپر اکتفا کرتا ہوا آریوں سے پرارتھنا کرتا ہوں۔ کہ آپ ہٹ دھرمی کو بالائے طاق رکھیں۔ اور راہ راست پر آنے

کنگ آف ٹانکس

موسم بہار میں
استعمال کر کے اپنا خون اور وزن بڑھائیں
کنگ آف ٹانکس طاقت مردانہ اعصابی
دماغی کمزوری کی بہترین دوا ہے

جناب حکیم محمد عمر صاحب قادیان فرماتے ہیں۔ کہ میں یہی گولیاں استعمال کرتا ہوں۔ اور اب تک چار شیشیاں استعمال کر چکا ہوں۔ یہ گولیاں اعلیٰ درجہ کی مصفی خون۔ محرک اور مقوی اعصاب ہیں۔

قیمت ایک ماہ کی خوراک چھ روپے۔ نصف ماہ تین روپے۔ محصول ۶ر ؎

تیار کردہ فیض عام میڈیکل ہال قادیان

شربت فولاد

عورتوں کی بیماریاں متعلقہ رحم کمی و بیشی حیض ناطاقتی اٹھرا اور ہسٹیریا کی بہترین دوا ہے

بنت ظہور الحق صاحب فاروقی مرحوم نسکپٹر ڈویژن شاملی لکھتی ہیں۔ کہ میں نے تین بوتلیں شربت فولاد کی استعمال کی ہیں۔ واقعی امراض مستورات کی بہترین دوا ہے۔ براہ مہربانی تین بوتلیں اور بھیجدیں مشکور رہونگی۔ قیمت فی شیشی پچاس خوراک دو روپے۔ محصول ۸ر ؎

تیار کردہ فیض عام میڈیکل ہال قادیان

فیض عام جوہر (تریاق)

اسکی ایک چھوٹی سی شیشی کو جیب میں ہر وقت موجود رکھنا گویا اعراق کے قلعہ میں بڑی بڑی آفات ناگہانی سے محفوظ رہنا ہے ہر طرح کی اندرونی اور بیرونی تکلیف پر اسکے چند قطرے تھلانے یا لگانے سے فوری تسکین اور آرام ہو جاتا ہے۔ کوئی مرض نہیں جس پر اس کا استعمال مفید نہ ہو مثلاً پیٹ درد۔ دانت درد۔ بادی پیاس ہیضہ اسہال وغیرہ زنبور۔ بچھو سانپ وغیرہ زہریلے جانوروں کے کاٹے کا یہ تریاق ہے ؎

جناب حکیم مفتی فضل الرحمٰن صاحب شاگرد خاص شاہی حکیم حضرت مولوی نور الدین صاحب لکھتے ہیں۔ کہ میں نے فیض عام جوہر استعمال کیا اور کرایا ہے۔ واقعی مفید چیز ہے۔ میرے نزدیک اس کے فوائد امرت دھارا سے بڑھ چڑھ کر ہیں۔ جو اصحاب اس کو استعمال کرینگے۔ وہ میری اس تحریر کی تصدیق کرینگے۔ قیمت ایک تولہ بارہ آنہ۔ دو تولہ ایک روپیہ چار آنے۔ محصول ۱ر

تیار کردہ فیض عام میڈیکل ہال قادیان